مولای صل وسلم دائما ابدا | درسِ حدیث | علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

صحابۂ کرامؓ کی کرامات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہ وَاَصْحَابِہ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیاں دینِ حنیف کی خدمت کے لیے وقف تھیں وہ سرورِ کائنات ﷺ پر اپنی جان نثار کرنے لیے ہر وقت تیار رہتے، دین کی اشاعت میں اپنی جان و مال سب کچھ لگا دیتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں طرح طرح کے انعامات سے نوازا، انہیں اپنی خوشنودی و رضا کی خوشخبری دی، جنگوں اور لڑائیوں میں ان کی مدد و نصرت فرمائی، کرامتیں عطا فرمائیں وغیرہ وغیرہ۔

اس حدیث شریف میں دو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہما کی کرامتوں کا ذکر ہے، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

''ایک مرتبہ رات کو حضرت اُسید بن حضیرؓ اور حضرت عُبادہ بن بشرؓ نے کسی ضرورت کی خاطر جنابِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیٹھ کر کافی دیر تک گفتگو فرمائی یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ بیت گیا، یہ رات بھی بڑی تاریک تھی، یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کے پاس سے روانہ ہوئے، ان دونوں حضرات کے پاس چھڑیاں تھیں اُن میں سے ایک چھڑی سے روشنی نمودار ہوئی اور وہ دونوں اُس کی روشنی میں چلتے رہے یہاں تک کہ راستے متفرق ہوئے یعنی ایسی جگہ پہنچے

جہاں سے دونوں کو الگ الگ راستوں پر چلنا تھا تو یہاں دوسرے صحابی کی لاٹھی میں بھی روشنی پیدا ہوگئی، اب دونوں اپنی اپنی لاٹھیوں کی روشنی میں چلتے رہے حتی کہ دونوں اپنے اپنے گھر پہنچے۔'' [1]

رات چونکہ شدید تاریک تھی اس لیے حق تعالیٰ نے اُن کے لیے روشنی کا انتظام فرمایا اور سرورِ کائنات ﷺ کے یہ دو صحابہ بغیر کسی تکلیف کے اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔

ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی ایک کرامت بیان کرتے ہیں کہ ''جس صبح کو ''اُحد'' کا معرکہ ہونے والا تھا اُسی رات مجھے میرے والد صاحب نے بلایا اور فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو صحابہ سب سے پہلے شہید ہوں گے اُن میں سے ایک میں بھی ہوں گا اور فرمایا کہ میں اپنے بعد چھوڑنے والوں میں سرورِ کائنات ﷺ کے سوا سب سے زیادہ تمہیں ہی عزیز رکھتا ہوں، (اور دیکھو) میرے ذمہ کچھ قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے رہنا، یہ میری وصیت ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی (اور لڑائی ہونے لگی) تو آپ ہی سب سے پہلے شہید ہوئے اور آپ کو ایک اور صحابی کے ساتھ مِلا کر دفن کیا گیا۔ [2]

چونکہ اِس جنگ میں صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد نے جامِ شہادت نوش کیا اور جو صحابہ کرامؓ باقی تھے وہ بھی دن بھر کی لڑائی کی وجہ سے تھک گئے تھے اور اکثر شدید زخمی تھے اس لیے شہداء کے لیے علیحدہ علیحدہ قبریں بنانی مشکل تھیں چنانچہ دو دو اور تین تین شہیدوں کو ایک ایک قبر میں دفن کر دیا گیا اور شہید کو خون آلود کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے اور غسل بھی نہیں دیا جاتا۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الفضائل والشمائل رقم الحدیث ۵۹۴۴

[2] مشکوۃ شریف کتاب الفضائل والشمائل رقم الحدیث ۵۹۴۵

شہدا کے اجسام محفوظ رہے :

اور شہداءِ اُحد کے اجسام عرصۂ دراز تک سالم محفوظ اور تروتازہ رہے۔

حضرت اِمام مالک رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب مؤطا میں یہ بات بلاغًا[1] نقل فرمائی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک نہر کھدوانی چاہی، انجینئروں کی رائے میں نہر وہیں سے گزر سکتی تھی کہ جہاں شہداءِ اُحد مدفون تھے چنانچہ جب زمین کھودی تو دیکھا کہ اُن صحابہ کرامؓ کے اجسام چھتیس سال بعد بھی صحیح وسالم ہیں، آپ نے اعلان فرمایا کہ شہداء کے ورثا اپنے اپنے شہیدوں کو لے جائیں چنانچہ لوگ گئے اور اپنے اپنے مورِث کو نکال لائے، ''خمیس'' میں ہے کہ وہ ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے سوئے ہوئے ہوں۔ یہ ایک طرح کا اعزاز تھا جو اُن شہداءِ اُحد کو حق تعالیٰ نے بخشا ورنہ یہ ضروری نہیں کہ ہر ولی یا ہر صحابی کا جسم محفوظ ہو، اگر ایسا ہوتا تو جنت البقیع (جو مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) میں اب دفن ہونے کی جگہ بھی نہ ملتی حالانکہ وہاں بے شمار انسان دفن ہیں۔ اِسی طرح کے کشف وکرامات واعزازات جو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بخشے تھے بہت سارے ہیں (رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ)۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلائے اور آقائے نامدار ﷺ کی صحیح تابعداری نصیب فرمائے، آمین۔ (بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲؍مئی ۱۹۶۹ء)

۞ ۞ ۞

مخیّر حضرات سے اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بحمد اللہ چار منزلہ دارُالاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیّر حضرات کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (اِدارہ)

---

[1] یہ حدیث امام مالکؒ کی ''بلاغیّات'' میں سے ہے۔